



۷۔ رانی کیتکی کی کہانی

انشاء اللہ خان انشا

پہلی بات :

پرانے زمانے میں آج کل کی طرح تفریح کے ذرائع نہیں تھے؛ فلمیں، ٹی وی اور نہ کارٹون۔ بچے اپنے گھر میں شام ہوتے ہی بزرگوں کے آس پاس جمع ہو جاتے اور ان سے کہانیاں سننے کی ضد کرتے۔ بڑے بزرگ جو کہانیاں سناتے وہ بہت دلچسپ اور سبق آموز ہوتیں۔ ان کے سننے کا انداز بھی ایسا ہوتا کہ بچے کہانی کے ہر موڑ کو اپنے تصور میں واقع ہوتا محسوس کرتے۔ زیر نظر کہانی بھی ایسی ہی ہے جس میں واقعات کا بیان اور زبان کے خوبصورت استعمال کی وجہ سے ایک سماں بندھ جاتا ہے۔

جان پہچان :

انشاء اللہ خان انشا یکم دسمبر ۱۷۵۲ء کو مرشد آباد میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماشاء اللہ خان کے ساتھ ۱۷۷۹ء میں وہ لکھنؤ پہنچے۔ بعد میں دہلی میں شاہ عالم کے دربار سے وابستہ ہو گئے۔ وہ بہت ذہین اور حساس تھے۔ انھیں کئی زبانوں پر قدرت حاصل تھی۔ ان کا شمار اپنے عہد کے اہم ترین شعرا میں ہوتا ہے۔ انشا نے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن غزل کی صنف پر خصوصی توجہ دی۔ ’رانی کیتکی کی کہانی‘ اور ’سلک گہراں کی مختصر داستانیں‘ ہیں۔ رانی کیتکی کی کہانی میں انھوں نے کوشش کی کہ اس میں فارسی اور عربی کا کوئی لفظ نہ آنے پائے۔ ۱۹ مئی ۱۸۱۷ء کو لکھنؤ میں انشا کا انتقال ہو گیا۔

داستان : افسانوی ادب میں داستان سب سے قدیم صنف ہے۔ بنیادی طور پر داستان بیانیہ کافن ہے جس کا زیادہ تعلق سننے سنانے سے رہا ہے۔

داستان کہانی بیان کرنے کا ایک اسلوب ہے جس میں چند مرکزی کرداروں کو پیش آنے والے واقعے کے گرد بے شمار طویل و مختصر واقعات مختلف کرداروں کے ذریعے بیان کیے جاتے ہیں۔

داستان کسی ایک واقعے پر مبنی نہیں ہوتی۔ داستان کے تمام واقعات عام طور سے کسی مرکزی کردار کی زبانی بیان کیے جاتے ہیں اور ہر واقعے کے اہم کردار دوسرے واقعے کے اہم کرداروں سے مختلف ہوتے ہیں۔ داستان گو داستان میں شامل قصے کو اس طرح ختم کرتا ہے کہ داستان سننے والے اگلے واقعے کو سننے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ایک قصے سے دوسرا قصہ نکلتا چلا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے داستان طویل ہوتی چلی جاتی ہے۔ داستان کا مرکزی کردار کسی بڑی مہم کو سر کرنے کے لیے کئی طرح کے خطرناک مرحلوں سے گزرتا ہے۔ جب وہ مہم سر ہو جاتی ہے تو ایک خاص منزل پر داستان اپنے انجام تک پہنچتی ہے۔ عام طور پر اس کا انجام خوش گوار ہوتا ہے۔

داستان نظم و نثر دونوں میں پائی جاتی ہے۔ نظم میں اسے مثنوی سمجھنا چاہیے۔ ’داستان امیر حمزہ، بوستان خیال، آرائش محفل، باغ و بہار، فسانہ عجائب، طلسم حیرت، الف لیلہ، رانی کیتکی کی کہانی‘ وغیرہ نثری داستانیں ہیں۔ ’سحر البیان‘ اور ’گلزار نسیم‘ کو منظوم داستان کہہ سکتے ہیں۔ یہ منظوم داستانیں مثنوی کی ہیئت میں ہیں۔

کسی دیس میں کسی راجا کے گھر ایک بیٹا تھا۔ اسے اس کے ماں باپ اور سب گھر کے لوگ کنور اودے بھان پکارتے تھے۔ اس کا اچھا پن اور بھلا لگنا کچھ ایسا نہ تھا جو کسی کے لکھنے اور کہنے میں آسکے۔ پندرہ برس بھر کے اُونے سولھویں میں پانو رکھا تھا۔ کچھ یوں ہی سی اس کی مسیں بھگتی چلی تھیں۔ اکڑنکڑ اس میں بہت سی سارہی تھی، کسی کو کچھ سمجھتا نہ تھا۔

ایک دن ہریالی دیکھنے کو اپنے گھوڑے پر چڑھ کر اٹھکھیل پنہ اور لڑکپن کے ساتھ دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا۔ اتنے میں جو ایک ہرنی اس کے سامنے آئی تو اس کا جی لوٹ پوٹ ہوا۔ اس نے ہرنی کے پیچھے، سبھی کو چھوڑ چھاڑ کر گھوڑا پھینکا۔ بھلا کوئی گھوڑا اس کو پاسکتا تھا؟ جب سورج چھپ گیا اور ہرنی آنکھوں سے اوجھل ہوئی تب تو یہ کنور اودے بھان بھوکا پیاسا، جمہاتا، انگڑائیاں لیتا، ہٹا ہٹا ہو کے



لگا آسرا ڈھونڈھنے۔ اتنے میں کچھ ایک امریاں دھیان چڑھیں۔
اُدھر چل نکلا، تو کیا دیکھتا ہے کہ چالیس پچاس عورتیں جھولا ڈالے
ہوئے جھول رہی ہیں اور ساون گاتیاں ہیں۔ جوں ہی انھوں نے
اس کو دیکھا، تو، ”تو کون؟ تو کون؟“ کہہ کر چنگھاڑ سی پڑ گئی۔

جھولا جھولنے والی، لال جوڑا پہنے ہوئے، جس کو سب
رانی کیتی کہتے تھے، نے کہا، ”اس لگ چلنے کو بھلا کیا کہتے ہیں؟
ہک نہ دھک، جو تم جھٹ سے ٹپک پڑے، یہاں سے چلے جاؤ۔“

تب اس نے مسوس کے، ملولا کھا کے کہا، ”اتنی رُکھائیاں نہ کیجیے۔ میں سارے دن کا تھکا ہوا، ایک پیڑ کی چھانہ میں، اس کا
بچاؤ کر کے پڑ رہوں گا۔ بڑے تڑکے، دھندلکے میں اٹھ کر، جدھر کو منہ پڑے گا، چلا جاؤں گا۔ کچھ کسی کا لینا دینا نہیں۔ ایک ہرنی کے
پیچھے سب لوگوں کو چھوڑ کر، گھوڑا پھینکا تھا۔ جب تک اجیالا رہا، اسی کے دھیان میں تھا۔ جب اندھیرا چھا گیا اور جی بہت گھبرا گیا، ان
امریوں کا آسرا ڈھونڈھ کر یہاں چلا آیا ہوں۔ کچھ روک ٹوک تو اتنی نہ تھی، جو ماتھا ٹھنک جاتا اور رُک رہتا۔ سراٹھائے ہانپتا ہوا چلا
آیا۔“

یہ بات سن کر وہ لال جوڑے والی نے کہا، ”ہاں جی! بولیاں ٹھولیاں نہ مارو۔ ان کو کہہ دو، جہاں جی چاہے، اپنے پڑ رہیں۔ اور
جو کچھ کھانے پینے کو مانگیں، سو انھیں پہنچا دو۔ گھر آئے کو کسی نے آج تک مار نہیں ڈالا۔ ان کے گال متمنائے، ہونٹ پڑائے اور
گھوڑے کا ہانپنا اور جی کا کاپنا اور نڈھال ہو کے گر پڑنا، ان کو سچا کرتا ہے۔ بات بنائی ہوئی کوئی چھپتی ہے؟ پر ہمارے اور ان کے بیچ
میں کچھ اوٹ سی کپڑے لٹے کی کر دو۔“

اتنا آسرا پا کے، سب سے پرے کونے میں جو پانچ سات چھوٹے چھوٹے پودھے سے تھے، ان کی چھانہ میں کنور اودے
بھان نے اپنا بچھونا کیا اور کچھ سرہانے دھر کے چاہتا تھا سورہے، پر نیند کہاں آتی تھی؟ پڑا پڑا اپنے جی سے باتیں کر رہا تھا۔

معانی و اشارات

اونے	- اُس نے	ہک نہ دھک	- بلا جھک
میس بھینگنا	- مونچھوں کی روئیں نکلنا	مسوس کے	- رنجیدہ ہو کر
اٹھکھیل پن	- مستانہ چال/شونہ کے ساتھ	ملولا کھا کے	- غمگین ہو کر
جہاتا	- جماہی لینا	رُکھائیاں	- بے مروتی، روکھاپن
امریاں	- امرائی کی جمع، آموں کے درختوں کے	چھانہ	- چھاؤں
	جھنڈ	اجیالا	- اُجالا
گاتیاں	- گاتی ہوئیں	ہونٹ پڑانا	- ہونٹ سوکھ جانا
لگ	- طرح، تیک		

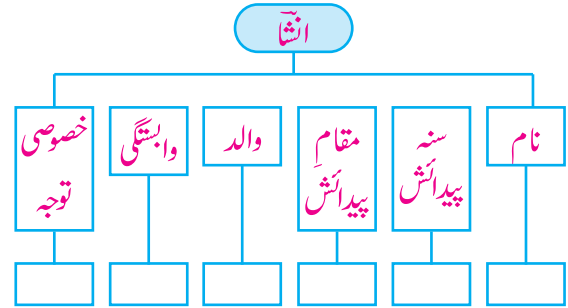
◀ 'جان پہچان' کی مدد سے داستان کے مصنف کا تعارفی خاکہ مکمل کیجیے۔

- ۱۔ راجا کا بیٹا
- ۲۔ لال جوڑا اپنے جھولا جھولنے والی

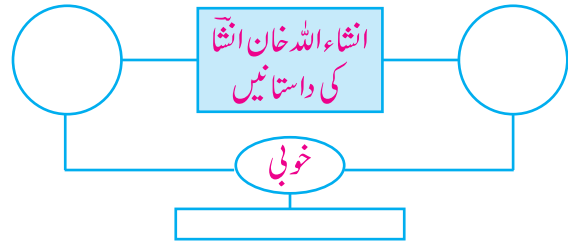
زور قلم

◀ ہدایات کے مطابق مندرجہ ذیل سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

- ۱۔ امرتوں کے ماحول کو اپنے لفظوں میں قلمبند کیجیے۔
- ۲۔ سبق کی روشنی میں رانی کیتکی کی پہچان لکھیے۔



◀ درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔



◀ ذیل کے الفاظ کے لیے سبق میں استعمال کیے ہوئے الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

- ۱۔ مستانہ پن ۲۔ اس نے
- ۳۔ بلا جھک ۴۔ غمگین ہو کر
- ۵۔ بے مروتی ۶۔ ہونٹ سٹکھ جانا

بول چال

◀ ذیل کے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

- ۱۔ ٹپک پڑنا ۲۔ جی لوٹ پوٹ ہونا
- ۳۔ بولیاں ٹھولیاں مارنا ۴۔ اوجھل ہونا

◀ ذیل کے جملوں کو اپنی زبان میں لکھیے۔

- ۱۔ پندرہ برس بھر کے اُونے سولھویں میں پانور کھا تھا۔
- ۲۔ اس نے ہرنی کے پیچھے، سبھی کو چھوڑ چھاڑ کر گھوڑا پھینکا۔
- ۳۔ عورتیں جھولا ڈالے ہوئے ساون گاتیاں ہیں۔
- ۴۔ تب اس نے موس کے، ملولا کھا کے کہا، ”اتنی رکھائیاں نہ کیجیے۔“

- ۵۔ ہاں جی! بولیاں ٹھولیاں
- نہ مارو۔ ان کو کہہ دو،
- جہاں جی چاہے، اپنے
- پڑ رہیں۔



◀ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

- ۱۔ کنور اودے بھان کون تھا؟
- ۲۔ کنور اودے بھان کی عمر کتنی تھی؟
- ۳۔ کنور اودے بھان آسرا کیوں ڈھونڈنے لگا؟
- ۴۔ کنور اودے بھان نے امرتوں کے پاس کیا دیکھا؟
- ۵۔ رانی کیتکی نے کنور کو دیکھ کر کیا کہا؟
- ۶۔ کنور اودے بھان نے کہاں آرام کیا؟

◀ مختصر جواب لکھیے۔

- ۱۔ سولھویں برس میں کنور اودے بھان میں کیا تبدیلیاں آئیں؟
- ۲۔ کنور اودے بھان نے رانی کیتکی سے کیا درخواست کی؟
- ۳۔ کنور اودے بھان جنگل میں کیوں بھٹک گیا؟
- ۴۔ رانی کیتکی نے اودے بھان کی درخواست سن کر کیا کہا؟

◀ مفصل جواب لکھیے۔

- ۱۔ رانی کیتکی کی کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- ۲۔ کنور اودے بھان کا حلیہ اپنے لفظوں میں لکھیے۔